سلسلہ اشاعتِ کتب نوشاہیہ نمبر ۱۱

اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ہ (پ الم سورة البقرة)

„کان احب الصبغ اِلی رسول اللّٰہِ صَلّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ الصُّفرۃ (رواہ الطبرانی)

زرد رنگ
کی
شرعی حیثیت

از
سید ابو الکمال برقؔ نوشاہی

الناشر
لیاقت حسین نوشاہی ناظم شعبہ نشر و اشاعت
بزمِ نوشاہیہ بریڈ فورڈ انگلینڈ

نام کتاب ———— زرد رنگ کی شرعی حیثیت

مصنف ———— پیر سید ابوالکمال برق نوشاہی

بار اول ———— ۱۹۸۵ء

سالِ تصنیف ———— جولائی ۱۹۸۴ء

مقامِ اشاعت ———— بریڈ فورڈ انگلینڈ

تعداد ———— ایک ہزار

ناشر:- مولوی لیاقت حسین نوشاہی ناظم شعبہ نشر و اشاعت

بزمِ نوشاہیہ بریڈ فورڈ انگلینڈ

ملنے کے پتے

۱۔ مکتبہ نوشاہیہ دربار نوشاہی ڈوگہ شریف براستہ دولت نگر ضلع گجرات پاکستان
۲۔ نوشاہی ہاؤس ۱۸ ساؤتھ فیلڈ اسکوائر لمب لین بریڈ فورڈ انگلینڈ
۳۔ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور۔ پاکستان
۴۔ حاجی محمد لطیف نوشاہی، نوشاہی منزل محلہ معصوم شاہ دینہ ضلع جہلم پاکستان
۵۔ چوہدری زاہد اسلم نوشاہی ۱۶ زبیدہ پارک ملتان روڈ لاہور پاکستان

تہدیہ

بحضور مجددِ اعظم حضرت سید نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہٗ

میں اپنا یہ رسالہ موسوم بہ زرد رنگ کی شرعی حیثیت محرمِ حرمِ جلال، شاہدِ بزمِ وصال گنجینۂ رموزاتِ الٰہیہ، مخزنِ فیوضاتِ لامتناہیہ، امامِ سلسلہ نوشاہیہ، مجددِ اعظم حضرت سید حافظ شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہٗ کی بارگاہِ عالیہ میں اُن کے تین سو چالیسویں عرسِ اقدس[1] کے موقعہ پر بطورِ ہدیۂ عقیدت پیش کرتا ہوں جنھوں نے "طریقۂ ما طریقۂ شریعتِ نبویہ است"[2] ارشاد فرما کر اپنے متوسلین کے لیے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے راستہ معین فرما دیا۔

سلسلہ عالیہ نوشاہیہ کے فقرا آپ کے اس ارشاد پر بڑی سختی سے عمل کرتے ہیں اور ہمیشہ وہ اپنی وضع قطع، لباس اور دیگر امور میں احکام شرعیہ کو ملحوظ رکھتے ہیں ؎

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

گدائے بارگاہِ نوشاہیہ

سید ابوالکمال برق نوشاہی ۲۵ جولائی ۱۹۸۴ء

---

[1] عرس پاک یہ تقریب زیرِ اہتمام سراج العارفین، مبلغِ اسلام الحاج پیر سید معروف حسین شاہ عارف نوشاہی بانی جمعیۃ تبلیغ الاسلام مؤرخہ مورخہ ۲۹، ۲۸ جولائی ۱۹۸۴ء بریڈ فورڈ انگلینڈ میں منعقد ہوئی تھی [2] ارشاد حضرت نوشہ گنج بخش مندرجہ رسالہ الاعجاز ۱۲

تقدیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صوفیائے کرام کے بعض سلاسل زرد رنگ کا لباس یا چادر اور ٹوپی زیب تن رکھتے ہیں۔ بالخصوص وارثی قادری، صابری چشتی، خالقی نقشبندی اور نوشاہی سلسلہ کے حلقہ بگوش گیروا رنگ جسے زعفرانی رنگ اور زرد رنگ بھی کہتے ہیں استعمال کرتے ہیں۔

سلسلہ عالیہ نوشاہیہ کے اکثر متوسلین اپنی ٹوپی زعفران رنگ کی رکھتے ہیں بلکہ اکثر استعمال کی وجہ سے اس زعفرانی رنگ کو نوشاہی رنگ کہا جاتا ہے۔

انگلستان، فرانس، ہالینڈ اور مغربی جرمنی میں تمام منتسبین سلسلہ نوشاہیہ زعفرانی رنگ کی ٹوپیاں استعمال کرتے ہیں۔ اور ان ملکوں میں یہ رنگ اُن کی ایک امتیازی علامت ہے۔

اگرچہ اس رنگ کا استعمال شرعاً ممنوع نہیں ہے اور احادیث پاک سے اس کا جواز ثابت ہے۔ لیکن بعض کوتاہ فہم لوگ اس پر اعتراض کر کے اپنی جہالت کا مظاہرہ کرتے رہتے ہیں۔

مؤرخہ ۲۲ جولائی ۱۹۸۴ء میں جب مجھے اپنے ساتویں بین الاقوامی تبلیغی دورہ کے لیے سفر کا اتفاق ہوا تو میرے ایک رفیقِ سفر مولوی محمد مسعود نوشاہی کے ساتھ ہوائی جہاز میں اس رنگ سے متعلق کچھ آدمیوں نے بحث مباحثہ

شروع کر دیا۔

اگرچہ اس سے پیشتر بھی اس موضوع پر ایک مختصر رسالہ لکھنے کا ارادہ تھا۔ لیکن اس واقعہ سے متاثر ہو کر برسوں کے ارادہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی نوبت آ گئی۔ چنانچہ انگلستان پہنچ کر اس کتابچہ کو ترتیب دیا۔

مجھے اُمید ہے کہ اس کے مطالعہ سے عوام الناس اور بعض ناسمجھ علماء پر واضح ہو جائے گا کہ زرد رنگ کا استعمال خلافِ شریعت نہیں ہے بلکہ اس رسالہ کے پڑھنے سے یہ امر روزِ روشن کی طرح ظاہر ہو جائے گا کہ نوشاہی رنگ یعنی زرد رنگ کا لباس خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ بھی پہنتے تھے۔ بلکہ ابی خالد کی روایت کے پیشِ نظر زرد رنگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ رنگ تھا۔

اگرچہ اِس موضوع پر بہت کچھ لکھا جا سکتا تھا۔ لیکن اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے فقیر نے اِن چند حوالہ جات پر ہی اکتفا کیا ہے۔

سید ابوالکمال برق نوشاہی
مقیم ۷۳، وکٹر ٹیرس اوک لین لین بریڈفورڈ ۹
ویسٹ یارک شائر انگلینڈ
بخانہ الحاج سید تصدق حسین نوشاہی سلمہ ربہ
۲۵ جولائی ۱۹۸۴ء

زعفرانی رنگ

زعفران ایک زرد رنگ کے خوشبودار پھول کی پنکھڑیوں کا نام ہے جو کشمیر اور ایران میں ہوتا ہے۔ اُردو میں اسے کیسر کہتے ہیں۔ بعض یونانی ادویہ کے مرکبات میں اسے بطور جزوِ اعظم استعمال کیا جاتا ہے۔

مصنوعی رنگوں کی ایجاد سے پہلے اسے بطورِ رنگ استعمال کیا جاتا تھا۔ آج کل بھی بعض لوگ اسے چاولوں میں ڈال کر زردہ پکاتے ہیں۔

یہ رنگ سرخ رنگ سے مختلف ہوتا ہے۔ پاک و ہند میں اسے کیسری رنگ اور جوگیا رنگ کہتے ہیں۔ چونکہ یہ رنگ گیرو مٹی کے رنگ کی طرح ہوتا ہے اس لیے اسے گیرو رنگ بھی کہا جاتا ہے۔

جوگیا رنگ کی وجہ تسمیہ

پاک و ہند کے جوگی حضرات عام طور پر زرد رنگ میں رنگے ہوئے کپڑے پہنتے ہیں۔ اس لیے لوگوں نے اس کیسری رنگ کو جوگیا رنگ کہنا شروع کر دیا۔ اور اس کی شہرت یہاں تک ہو گئی کہ یہ رنگ بازاروں میں جوگیا رنگ کے نام سے فروخت ہوتا ہے۔

نوشاہی رنگ

یہی زعفرانی رنگ جو پاک و ہند میں جوگیا رنگ کے نام سے موسوم ہے

اسی کو ہی نوشاہی رنگ کہا جاتا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ سلسلہ عالیہ نوشاہیہ کے متوسلین سنّت کا اتباع کرتے ہوئے اپنی چادر یا ٹوپی اسی رنگ میں رنگ کر استعمال کرتے ہیں۔

زرد رنگ عاشقانِ الٰہیہ کی علامت ہے

سہ علامت عاشقاں را سر بسر
رنگ زرد و آہ و سرد و چشم تر

زرد رنگ لغت کی روشنی میں

الصفرۃ ۔ زردی

صفر الثوب ۔ کپڑے کو زرد رنگ میں رنگنا۔

صفر الشی ۔ کسی چیز کو زرد کرنا۔

الصفر ۔ سونا اور پیتل

الصفاریہ ۔ زرد پروں والا پرندہ۔

الصفر ۔ یرقان (ایک مشہور بیماری ہے جس میں آنکھیں اور جسم زرد ہو جاتے ہیں۔

الصفار ۔ زرد رنگ کا پانی جو پیٹ میں جمع ہو جاتا ہے۔

الصفادۃ ۔ مرجھایا ہوا پودا (جس کے پتّے مُرجھا کر زرد ہو جاتے ہیں)

الاصفر ۔ زرد رنگ والا۔

زعفران۔ زعفران۔
زعفرانی رنگ۔ پیلا زرد رنگ۔
جوگیا۔ گیرو رنگ کا گیروا رنگ۔

قرآن مجید میں صفرا یعنی زعفرانی رنگ کی تعریف

اللہ جلّ شانہ، نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

"اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ لا فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ۔"

(پ الم سورۃ البقرۃ)

"وہ ایک گائے ہے پیلی خالص ہے رنگ اس کا خوش کرتی ہے دیکھنے والوں کو۔" (تفسیر نعیمی)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پیلا رنگ دیکھنے سے سرور حاصل ہوتا ہے۔

نوشاہی حضرات کی زعفرانی رنگ کو استعمال کرنے کی وجہ

سلسلہ عالیہ نوشاہیہ کے لٹریچر سے واضح ہوتا ہے کہ مجدّدِ اعظم حضرت سیّد نوشہ گنج بخش قادری ہر کام میں شریعتِ نبویہ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام کی پیروی کو ملحوظ رکھتے تھے۔ اور آپ کی زندگی اُسوۂ حسنہ کا نمونہ تھی۔ چنانچہ حضرت مرزا احمد بیگ لاہوری اپنی کتاب رسالہ الاعجاز میں حضور کا

یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں:

"طریقۂ ما طریقۂ شریعت نبویہ است۔"

"یعنی میرا طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق ہے۔"

چونکہ بانی سلسلہ اپنا لباس سنّت کے مطابق رکھتے تھے۔ اس لیے اُن کے متوسلین بھی لباس میں اُن کی پیروی کرتے ہیں۔ خاص کر اپنی ٹوپی یا چادر زعفرانی رنگ میں رنگین کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت کا احیاء کرتے ہیں۔ کیونکہ احادیث سے ثابت ہے کہ سیّدِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنا عمامہ اور چادر زعفرانی رنگ میں رنگین کر کے استعمال کرتے تھے۔ چند احادیث ملاحظہ ہوں:

(۱)

عن اسماعیل بن عبد اللہ بن جعفر عن ابیہ قال رأیت علیٰ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم ثوبین مصبوغین بزعفران رداء وَعمامۃ۔

(رواہ الطبرانی اخرجہ الحاکم فی المستدرک)

حضرت اسماعیل بن عبد اللہ بن جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ حضور علیہ السلام کے دو کپڑے زعفرانی رنگ کے ہیں۔ ایک ردا اور دوسرا عمامہ۔

(۲)

عن یحیی بن عبد اللہ بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصبغ ثیابہ بالزعفران قمیصہ وردائہ وعمامتہ۔

(طبقات ابنِ سعد)

یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کپڑے قمیص، ردا، اور عمامہ زعفرانی رنگ میں رنگتے تھے۔

(۳)

نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کپڑے زعفرانی رنگ کے ہونے کا بیان

حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں: "کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصبغ ثیابہ کلہا بالزعفران حتی العمامۃ۔

(طبقات ابنِ سعد)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تمام کپڑے زعفرانی رنگ میں رکھتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کا عمامہ بھی اسی رنگ کا ہوتا تھا۔

(۴)

عن ابی ہریرۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ قمیص اصفر ورداء اصفر وعمامۃ صفراء

(تاریخ ابن عساکر)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے پاس تشریف لائے۔ اُس وقت اُن کی قمیص، ردا، اور عمامہ زرد رنگ (زعفرانی) کے تھے۔

(۵)

عن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصفر ثیابہ،

(ابنِ سعد)

حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس زرد رنگ کا تھا۔

(۶)

علامہ جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں:

وفی الصحیح من حدیثہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصبغ بالصفرۃ"

(الحاوی للفتاوی)

یعنی صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام زرد رنگ میں کپڑے رنگ لیتے تھے۔

(۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ رنگ

عن ابن اوفی قال کان احب الصبغ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصفرۃ۔

(رواہ الطبرانی)

ابن عوفی فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب رنگوں سے پسندیدہ رنگ زرد یعنی زعفرانی رنگ تھا۔

(۸)

یوم بدر میں جو ملائکہ نازل ہوئے تھے اُن کے عمامے زرد رنگ کے تھے

عن عبد اللہ بن الزبیر انّہٗ بلغ ان الملئکۃ نزلت یوم بدر علیھم عمائم صفر۔

(ابن عساکر)

عبد اللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ یوم بدر میں جو ملائکہ نازل ہوئے تھے۔ ان کے عمامے زرد رنگ (زعفرانی رنگ) کے تھے۔

(۹)

حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بدر کے روز زرد رنگ کا عمامہ تھا

وَکانت علی الزبیر یومئذ عمامۃ صفراء

(ابن عساکر)

یعنی حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمامہ بدر کے روز زرد رنگ کا تھا۔

(۱۰)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عمامہ بدر کے روز زرد رنگ کا تھا

جاء النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم وعلیہِ عمامۃ صفراء (ابن عساکر)

یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ مبارک زرد رنگ کا تھا۔

(۱۱)

حضرت عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں:

واما الصفرۃ فانی رأیت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم یصبغ بہا فانا اصبغ بہا۔

(بخاری شریف جلد سوم ص ۲۴

یعنی زرد رنگ سے متعلق یہ بات ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے پارچات اس رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔ پس میں اس رنگ میں کپڑوں کا رنگنا پسند کرتا ہوں۔

(۱۲)

حضرت قیلہ بنت مخرمہ فرماتی ہیں کہ:

"حضور علیہ السلام نے دو زعفرانی رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے"

(ترمذی شریف ابواب اذن و اداب)

(۱۳)

عن عبد اللہ بن زید عن ابیہ ان ابن عمر کان یصبغ ثیابہ بالزعفران فقیل لہٗ فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصبغ۔

(سُنن نسائی ص ۳۱۰

عبداللہ بن زید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر اپنے کپڑے زعفران میں رنگتے ہیں اُن سے اس رنگ سے متعلق پوچھا گیا تو اُنہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پارچات اس رنگ

میں رنگتے تھے۔

(۱۴)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

لم یکن شیئ من الصبغ احب الیہ منہا ولقد کان یصبغ بہا ثیابہٗ کلہا حتی عمامتہٗ۔

(سُنن نسائی ص ۳۱۰

"یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب رنگوں سے زیادہ پسند زرد رنگ تھا۔ یہاں تک کہ کپڑے عمامے سمیت اسی رنگ میں رنگتے تھے"

(۱۵)

ان ابن عمر کان یصبغ لحیتہٗ بالصفرۃ حتی تمتلی ثیابہٗ من الصفرۃ فقیل لہ لم تصبغ بالصفرۃ فقال انی رائیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصبغ بہا ولم یکن شیئ احب منہا وقد کان یصبغ بہا ثیابہٗ کلہا حتی عمامتہٗ۔

(سُنن ابوداؤد ص ۲۵۰

یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی ڈاڑھی زرد رنگ سے رنگتے تھے۔ یہ رنگ اُن کے کپڑوں پر بھی لگ جاتا تھا۔ اُن سے پوچھا گیا کہ تم یہ رنگ کیوں استعمال کرتے ہو؟ تو اُنہوں نے کہا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو زرد رنگ استعمال کرتے دیکھا ہے۔ اور حضور

علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس رنگ سے زیادہ اور کوئی رنگ پسند نہ تھا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے تمام کپڑے زَرد رنگ میں رنگتے تھے یہاں تک کہ عمامہ بھی اسی رنگ میں رنگ لیتے تھے۔

(۱۶)

عن نافع ان عبداللّٰہ ابن عمر کان یلبس الثوب المصبوغ بالمشق والمصبوغ بالزعفران۔

(موطا امام مالک)

حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ گیرو اور زعفران میں رنگے ہوئے کپڑے پہنتے تھے۔

(۱۷)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لباس

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان سے نازل ہوں گے تو ان پر دو زرد رنگ کی چادریں ہوں گی۔

(مسند امام احمد ص ۴۳۷ و شجرہ شریف نوشاہی ص ۱۶۸)

(۱۸)

حضرت عثمان غنیؓ اور زرد رنگ

علامہ جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں:

"حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جمعہ کے روز زرد کپڑے پہنے ہوئے منبر پر تشریف لائے"

(تاریخ الخلفاء ص ۱۷۹)

زرد رنگ سے متعلق اقوالِ علماء

(۱۹)

حضرت علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زرد رنگ کے کپڑے استعمال کئے ہیں۔ اور یہ بات حدیث سے ثابت ہے"

(الحاوی للفتاویٰ)

امام العلماء حضرت علامہ محمد اعظم نوشاہی کا ارشاد

(۲۰)

فاضلِ جلیل حضرت علامہ محمد اعظم نوشاہی لکھتے ہیں:

"کپڑا زرد سُرخی مائل پہننا جیسا کہ نوشاہی فقیر کبکبہ یا پیلیا یا گیری یا گل زرد میں تہ بند کو اور نقشبندی فقیر دوپٹہ وغیرہ رنگ لیتے ہیں بدعت نہیں بلکہ سنت ہے"

(نذرِ مولیٰ ص ۵۴)

شہزادۂ اعلیٰحضرت حجۃ الاسلام حضرت مولانا حامد رضا خاں بریلوی کا ارشادِ گرامی

(۲۱)

مفتی سید ریاض الحسن نیرؔ جودھپوری شہزادۂ اعلیٰحضرت استاذ العلماء مرجع الانام، حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد حامد رضا خاں قدس سرہٗ کا ارشاد یوں نقل فرماتے ہیں:

"ایک بار ارشاد فرمایا کہ میری تسبیح کا ڈورا کمزور ہو چکا ہے اسے بدلوا دیا جائے۔ میں نے جی حضور کہہ کر تسبیح لے لی۔ لیکن رعب و جلال کے باعث تفصیل دریافت نہ کر سکا۔ بازار جا کر ایک دوکاندار کو تسبیح دکھائی اور کہا یہ جیسی ہے ویسی ہی اسے بنا دو۔ پھُندنے کے لیے اُس نے زرد رنگ تجویز کیا۔ لیکن میں نے کہہ دیا کہ نہیں سبز رنگ کا پھندنا ہی لگاؤ جیسا کہ اُس میں لگا ہوا ہے۔ [illegible] تسبیح تیار ہو گئی۔ اور میں لے کر خدمتِ اقدس [illegible] حاضر ہوا بہت ستائش فرمائی اور مسکرا کر فرمایا۔ زرد رنگ [illegible] بہتر تھا کہ صوفیانہ تھا"

(ماہنامہ رضائے مصطفےٰ [illegible] ص ۱۳ بابت جمادی الاولیٰ ۱۴۰۳ھ)

زرد رنگ سے متعلق مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ

(۲۲)

سوال۔ کپڑے گیرو میں رنگنا جیسے صوفی لوگ رنگتے ہیں کیسا ہے؟

(مرسلہ میانجی عبدالرحمان صاحب سہنسپور ضلع بجنور)

جواب۔ گیرو میں کپڑے رنگنا درست ہے۔ بشرطیکہ ریا نہ ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

رشید احمد گنگوہی

(فتاوی رشیدیہ کامل ص ۴۸۸)

ایک شبہہ اور اس کا ازالہ

شبہہ۔ بخاری شریف میں ہے:

عن انس قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یتزعفر الرجل (بخاری شریف جلد ۳ پ ۲۴)

یعنی حضرت انس فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مردوں کو زعفرانی رنگ استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔

جواب۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زعفرانی رنگ کے استعمال سے روکنا مُحرِم کے لیے ہے جیسا کہ بخاری شریف کے دوسرے مقام

پر اس کی صراحت موجود ہے۔ ملاحظہ ہو:

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یلبس المحرم ثوبا مصبوغا بورس او بزعفران۔ (بخاری شریف جلد ۳ پ ۲۴)

یعنی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے مُحرم کے لیے منع فرمایا ہے کہ وہ ورس اور زعفران سے رنگا ہوا احرام باندھے"۔

لہذا حدیث بالا سے زعفرانی رنگ کی مطلق ممانعت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ یہ حکم عام نہیں ہے بلکہ ممانعت صرف مُحرم کے لیے خاص ہے۔

بخاری شریف کتاب المناسک میں ایک باب بعنوان "ما ینہیٰ من الطیب للمحرم والمحرمہ" موجود ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ اُن جائز اور پسندیدہ چیزوں کا بیان جو مُحرم اور مُحرمہ کے لیے منع ہیں:

وقالت عائشۃ رضی اللہ عنہا ولا تلبس المحرمۃ ثوبا بورس او زعفران۔ (بخاری پ ۷)

یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مُحرمہ ورس اور زعفران میں رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے"۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے:

ولا تلبسوا شیئا مسہ زعفران ولا الورس

(بخاری شریف کتاب المناسک پ ۷ ص ۲۵۵)

"یعنی احرام ایسا نہ پہنا جائے جس میں زعفران اور ورس کا اثر ہو"۔

چونکہ زعفران میں رنگ کے علاوہ ایک خاص قسم کی خوشبو بھی ہوتی ہے اور احرام میں خوشبو کا استعمال منع ہے۔ پس اسی بنا پر شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منع فرمایا کہ احرام میں زعفران کا استعمال نہ کیا جائے۔ اور یہ حکم مردوں اور عورتوں کے لیے برابر ہے۔ حالانکہ عورتوں کے لیے رنگین کپڑے پہننا بالاتفاق جائز ہے۔

اصل میں جس طرح مُحرم کے لیے چند دیگر جائز امور منع ہیں۔ بالکل اسی طرح زعفرانی رنگ کے استعمال کرنے کی بھی ممانعت وارد ہوئی ہے۔ اور اس سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا کہ زعفرانی رنگ کا استعمال کرنا منع ہے۔ بلکہ اس باب کے عنوان سے واضح ہوتا ہے کہ یہ رنگ پسندیدہ اور جائز ہے۔ اور اس سے منع فرمانا ایک خاص وقت اور حالت یعنی حالتِ احرام کے لیے ہے۔ اور عام حالات میں انہی عبداللہ بن عمر کی روایت کی رُو سے جو بخاری شریف میں موجود ہے۔ اور زیرِ نظر رسالہ میں دوسرے مقام پر درج ہے۔ زعفرانی رنگ کا استعمال کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت پر عمل کرنا ہے۔ اور اس رنگ کو بدعت کہتے ہیں حالانکہ اس کو بدعت و خلافِ سنّت کہنا محض تعصّب اور جہالت ہے۔

خاتمہ

الحمد للہ والمنّۃ کہ یہ رسالہ موسوم "زرد رنگ کی شرعی حیثیت" آج مورخہ

۲۵ اگست بروز ہفتہ بوقتِ عصر پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ مجھے اُمید ہے کہ اس کے
مطالعہ کے بعد زعفرانی رنگ کو خلافِ شریعت سمجھنے والوں کی غلط فہمی کا
ازالہ ہو جائے گا۔

اگرچہ اِس موضوع پر ایک ضخیم کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ لیکن فقیر نے اختصار
کو ملحوظ رکھتے ہوئے صرف چند حوالجات پر اکتفا کر کے اس رنگ کی شرعی حیثیت
کو واضح کر دیا ہے۔ اور احادیثِ صحیحہ سے ثابت کیا ہے کہ یہ رنگ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اَصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا پسندیدہ رنگ ہے
مقامِ مسرّت ہے کہ متوسلین سلسلہ نوشاہیہ جس رنگ کی ٹوپیاں پہنتے
ہیں۔ یہ رنگ بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا منظور شدہ ہے۔ قاضی
محمد ثناء اللہ پانی پتی اس رنگ سے متعلّق لکھتے ہیں:

تَسُرُّ النّٰظِرِیْنَ ہ "دیکھنے والوں کو بھلی لگتی ہو۔ یعنی ایسی گہری
زردی ہو کہ دیکھنے والوں کو بھی بھلی معلوم ہو۔ سُرور اصل میں اُس لذّتِ قلبی
کا نام ہے جو کسی نفع سے حاصل ہو یا حاصل ہونے کی اُمید سے پائی
جائے۔"

(تفسیر مظہری ص ۱۴۰)

سید ابو الکمال برقؔ نوشاہی

کتابیات

۱۔ قرآن مجید
۲۔ تفسیر نعیمی
۳۔ تفسیر مظہری
۴۔ بخاری شریف
۵۔ ترمذی شریف
۶۔ مؤطا امام مالک
۷۔ سُنن ابوداؤد
۸۔ سُنن نسائی
۹۔ مشکوٰۃ المصابیح
۱۰۔ طبرانی
۱۱۔ مسند امام احمد
۱۲۔ مستدرک حاکم
۱۳۔ تاریخ ابنِ عساکر
۱۴۔ طبقات ابنِ سعد
۱۵۔ الحاوی للفتاویٰ
۱۶۔ رسالہ الاعجاز خطی
۱۷۔ نذرِ مولیٰ
۱۸۔ شجرہ شریف نوشاہیہ
۱۹۔ مصباح اللغات
۲۰۔ قاموس
۲۱۔ المنجد
۲۲۔ جامع اللغات
۲۳۔ فتاویٰ رشیدیہ
۲۴۔ ماہنامہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ

ختم شد بعون اللہ تعالےٰ جلّ مجدہٗ

تقریظ

استاذ العلماء جامع العلوم والفنون امام المناطقہ حضرت علامہ مفتی محمد سلیمان رضوی فاضل جامعہ رضویہ فیصل آباد۔ صدر جماعت اہل سنت یو۔کے وپرنسپل اسلامک مشنری کالج رجسٹرڈ بریڈفورڈ ومفتی ورلڈ اسلامک مشن انگلینڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسالہ "زرد رنگ کی شرعی حیثیت" مصنفہ حضرت العلام پیر سید ابوالکمال برق نوشاہی سجادہ نشین دربار عالیہ نوشاہیہ ڈوگہ شریف نظر سے گذرا۔ مصنف علام نے بیان مسئلہ میں اختصار کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے بھی اتنی جامعیت پیدا کی کہ قرآن مجید اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محل استشہاد قرار دیا اور اپنایا بلکہ پیدا ہونے والے ہر ممکن الوقوع سوال کا جواب بھی ساتھ ہی دے دیا۔ اور بتلایا کہ سلسلہ عالیہ نوشاہیہ ادام اللہ فیوضاتہا کے معمولات مثبت السنن ہیں۔ آپ نے یہ رسالہ لکھ کر متوسلین سلسلہ کو بالخصوص اور اہل اسلام کو بالعموم اس رنگ کے استعمال کی ترغیب

دلائی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت موصوف کی اس تصنیف اور دیگر سینکڑوں تصنیفات سے اہل اسلام کو استفاضہ کی توفیق بخشے۔ آپ کو عمر خضر سے نوازے اور اُن کی خدمات مسلک اہلسنت کے لیے قیام قیامت تک مفید ثابت ہوں۔ اور آپ کا سایہ علماء ومشائخ کے سروں پر قائم ودائم رہے ؎

این دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

کتبہٗ محمد سلیمان از بریڈفورڈ
بتاریخ ۶ رستمبر ۱۹۸۴ء

تقریظ

فاضلِ نوجوان قاری طارق محمود مجاہد نوشاہی خطیب
بریڈ فورڈ سیکرٹری رضا اکیڈمی برطانیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زیرِ نظر رسالہ "زرد رنگ کی شرعی حیثیّت"، مصنّف کتبِ کثیرہ، مفسّرِ قرآن پیرِ طریقت علامہ سیّد ابوالکمال برق نوشاہی مدظلہٗ سجّادہ نشین آستانہ عالیہ نوشاہیہ ڈوگہ شریف ضلع گجرات پاکستان کی تصنیف ہے۔ اس موضوع پر موصوف نے غالباً پہلی دفعہ طبع آزمائی کی ہے۔ اس اعتبار سے یہ رسالہ انفرادیّت کا حامل ہے۔

کسی مسئلے کی شرعی حیثیّت کے اثبات میں شریعتِ اسلامیہ کے متفق فیہ چار ماخذات کی کارفرمائی لازمی ہے۔

١۔ قرآن مجید ٢۔ حدیث

٣۔ اجماع ٤۔ قیاس

بلاشبہ مؤلف موصوف کا یہ طرّۂ امتیاز ہے کہ مذکورہ بالا چہار ماخذات سے استنباط کر کے اپنے موضوع اور عنوان کا مکمّل اثبات کیا جو کہ شریعتِ اسلامیہ کے عین مطابق ہے اور عہدِ حاضر میں نظامِ خانقاہی صوفیانہ فکری دبستانوں

کے نظریات، عملیات اور معمولات کی شریعتِ مطہّرہ کے ساتھ وابستگی کی بیّن دلیل مہیّا کر کے مذاہبِ باطلہ کا صوفیانہ افعال و کردار کو غیر شرعی قرار دینے کے دعویٰ کا قرآن و حدیث کی روشنی میں ردّ کیا۔ موصوف کی یہ تصنیف ٹھوس علمی دلائل سے مالامال ہے جو کہ موصوف کا قرآن و حدیث سے لگاؤ، وسعتِ مطالعہ، جامعیّت علمی و فکری، تحقیقی گہرائی و گیرائی اور پختگی کی آئینہ دار ہے۔ مؤلف کا تعلّق سلاسلِ تصوّف میں سے سلسلہ قادریہ نوشاہیہ سے ہے۔ نوشاہی دراصل قادری سلسلہ کی شاخ ہے۔ اس کے بانی مجدّدِ اعظم حضرت نوشہ گنج بخش ہیں جو کہ گیارہویں صدی کے مشہور ولی اللہ گزرے ہیں۔ ان ہی کی نسبت سے اسے نوشاہی کہا جاتا ہے اس سلسلے کے بزرگ زرد رنگ کی ٹوپی، پگڑی پہنتے ہیں۔ اب نوشاہی حضرات یہ تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ موصوف نے یہ رسالہ تصنیف فرما کر سلسلہ کی گرانقدر علمی خدمت کر کے طعنہ زنی اور الزام تراشی کرنے والوں کے منہ پر ہمیشہ کے لیے مُہرِ سکوت ثبت کر دی۔

ویسے بھی خاندانِ نوشاہی کی علمی، فکری، اور تبلیغی خدمات اظہر من الشمس ہیں۔ موصوف نے اپنی خاندانی روایت کو زندہ رکھتے ہوئے عہدِ حاضر میں اس فرض کو بخوبی سرانجام دیا ہے۔ دُعا ہے کہ رب تعالیٰ موصوف کو عمرِ خضر عطا فرمائے۔

طارق مجاہد نوشاہی

آثار الصالحین

اس رسالہ میں جہلم، میرپور، راولپنڈی، کیمبل پور، پشاور، گجرات، گوجرانوالہ شیخوپورہ، ملتان، لائل پور، لاہور، سیالکوٹ اور سرگودہا کے علاقہ میں جن بزرگوں کے مزار ہیں۔ ان کا مبسوط تذکرہ ہے۔

نوشاہی خانقاہیں

اس رسالہ میں حضرت سید ابوالکمال برقؔ نوشاہی نے خاندان نوشاہی کی چند مشہور خانقاہوں کا ذکر کیا ہے۔

شریف احمد ساہنپالی اور اس کی سجادہ نشینی

اس رسالہ میں شریف احمد صاحب شرآفت ساہنپالی کے اِس غلط دعویٰ کی کہ وہ خانقاہ عالیہ حضرت سید نوشہ گنج بخش کے سجادہ نشین ہیں۔ تردید کی گئی ہے۔ اور دلائل قاہرہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ ان کا یہ دعویٰ قطعاً غلط اور بے بنیاد ہے۔

تنبیہ الجہول

اس کتاب میں حضرت سید ابوالکمال برقؔ نوشاہی مدظلہ نے شریف احمد صاحب شرآفت ساہنپالی کے رسالہ فیض القادریہ فی سلسلۃ النوشاہیہ کا علمی تجزیہ کر کے ثابت کیا ہے کہ فیض القادریہ کے مصنف نے یہ رسالہ لکھ کر اپنی علمیت کا پردہ فاش کیا ہے۔ اور اس کے مندرجات خاندانی روایات، کتب سلسلہ اور تاریخی حقائق کے بالکل خلاف ہیں۔ اس لیے قطعاً قابلِ اعتماد نہیں۔

کتابت وطباعت دیدہ زیب۔ قیمت ایک روپیہ

السیادۃ العلویہ

حضرت سید ابوالکمال برقؔ نوشاہی نے اپنی اس کتاب میں تین سو سے زائد کتب کے حوالجات سے ثابت کیا ہے۔ کہ جناب امیر المومنین سید الائمہ والسادات علی المرتضےٰ کرم اللہ وجہہ سیادت کے شرف سے مشرف ہیں۔ اور ان کی تمام اولاد سید ہے۔

چک سواری شریف اور اس کے مضافات

یہ کتاب چکسواری اور اُس کے مضافات کی بڑی جامع تاریخ ہے۔ اس میں حضرت مصنف مدظلہ، نے صاحب علم اور تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے احباب کے لیے نہایت مفید تاریخی معلومات فراہم کی ہیں۔ اس کتاب میں علاقہ کے مشہور بزرگوں خانقاہوں، دینی درسگاہوں، علماء، شعراء اور چند مشہور شخصیتوں کا تذکرہ تفصیل سے کیا گیا ہے۔ مصنف علام نے علاقہ کے رسم ورواج سے متعلق بھی روشنی ڈالی ہے۔ نیز اس میں علاقہ کی تمام اقوام کا ذکر بھی نہایت تفصیل سے کیا ہے۔ کتاب میں اس علاقہ میں پیدا ہونے والی جڑی بوٹیوں کے نام اور ان کے خواص بھی درج ہیں۔ مصنف نے یہ کتاب لکھ کر بہت بڑی علمی اور ادبی خدمت سرانجام دی ہے۔

خدائے سخن کے دور دپ

اس رسالہ میں جناب شریف احمد صاحب ساہنپالی کی تضاد بیانی کا ذکر ہے۔ حضرت مصنف نے ان کی اپنی تحریروں سے انکی تضاد بیانی کے ثبوت فراہم کئے ہیں۔

رضائے کبریا برگروہ اصفیاء

اس رسالہ میں سید ابو الکمال برق نوشاہی نے ایک سو ستاسٹھ کتب کے حوالجات سے ثابت کیا ہے کہ لفظ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا غیر صحابہ کے لیے استعمال کرنا جائز ہے۔

ضخامت ۶۴ صفحات   قیمت: دو روپے

لوامع البرکات فی تحقیق السادات

یہ کتاب مسئلہ سیادت نوشاہیہ پر ایک مبسوط دستاویز ہے اور سیادت علویہ کے موضوع پر پہلی کتاب ہے۔ حضرت سید ابو الکمال برق نوشاہی نے ۲۲۳ کتب کے حوالجات سے الفاظ اہل بیت، آلِ محمد اور سید کی محققانہ تحقیق کر کے بڑی علمی خدمت سرانجام دی ہے۔ علامہ موصوف نے اس کتاب میں دلائل قاہرہ سے ثابت کیا ہے کہ مجددِ اعظم حضرت سید نوشہ گنج بخش قدس سرہٗ صحیح النسب سید ہیں۔ حضرت مصنف علام نے یہ کتاب لکھ کر منکرین سیادتِ نوشاہیہ کے منہ پر ہمیشہ کے لیے مہر سکوت ثبت کر دی ہے۔ اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن زیر طباعت ہے۔

قیمت فی جلد دس روپے

حضرت عباسؓ اور ان کی اولاد

اس رسالہ میں حضرت سیّد ابوالکمال برقؔ نوشاہی نے کتب تاریخ اور انساب سے ثابت کیا ہے کہ حضرت عباسؓ علمدار بن حضرت علی المرتضےٰ کرم اللہ وجہہ کی اولاد، ان کے فرزند ارجمند حضرت سیّد عبیداللہ مدنی کی کی نسل سے باقی ہے۔ مصنّف علّام نے اس سلسلہ میں ناقابلِ تردید دلائل فراہم کئے ہیں۔

اولیائے میرپور

اس کتاب میں حضرت سیّد ابوالکمال برقؔ نوشاہی نے ضلع میرپور آزاد کشمیر کے اولیاء اللہ کا ذکر نہایت تفصیل سے کیا ہے یہ کتاب سرکار بحرالعلوم، حضرتؒ قطب الاقطاب، سیّد چراغ محمّد شاہ نوشاہی، سیّد فضل شاہ، قلندر نوشاہی سیّد احمد دین شاہ نوشاہی، سائیں غلام شاہ نوشاہی، سائیں کالا مجذوب پیر بھون شاہ قادری، سائیں فضل مجذوب، سائیں ثبوت شاہ قادری، شاہ عبداللہ عرف دُلڑ شاہ، میاں محمد یوسف مجذوب، حضرت پیر شاہ غازی دمڑی والے حضرت میاں محمد بخش قادری مصنّف سیف الملوک، سیّد غلام قادر شاہ، سیّدہ حسن بی بی ام البرکات اور مائی طوطی مجذوبہ کے حالات پر مشتمل ہے۔

سلسلہ اشاعت کتب نوشاہیہ نمبر ۲

وَجَبَتْ مَحَبَّتِیْ لِلْمُتَحَابِّیْنَ فِیَّ وَالْمُتَجَالِسِیْنَ فِیَّ وَ

الْمُتَزَاوِرِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَبَاذِلِیْنَ فِیَّ

باعثِ تسکینِ جاں کیونکر نہ ہو تیری مہک — تو گُلِ گلزار نوشہؒ پیر سیّد بُوالکمال
بحرِ سرمستی میں کھو جاتا ہے دل تیرے حضور — رقص کرتی ہیں نگاہیں دیکھ کر تیرا جمال

نذرانۂ عقیدت

بحضور قبلۂ عالم حضرتؒ پیر سیّد ابُوالکمال برقؔ قادری نوشاہی

موسوم بہ

سی حرفی

فراقِ نوشاہی

مع

باراں ۱۲ ماہ نوشاہی

مصنّفہ:- صوفی فضل احمد صاحب فضل بٹ نقشبندی آف ٹوپہ عثمان (گجرات

ناشر:- مولوی لیاقت حسین نوشاہی ناظم شعبہ نشر و اشاعت بزم نوشاہی برطانیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الف

اللہ دی حمد ثنا آکھاں جس نے سرجیا کل سنسار جانی!
پڑھاں لکھ صلوٰت برذات احمدؐ شافعِ عاصیاں روز شمار جانی!
چار یار رسولؐ دے چار گوہر کراں چوہاں توں جان نثار جانی
خادم فضلؔ ہیں شاہِ بغداد داہاں رکھاں نال گنج بخش پیار جانی

ب

برقؔ سرکار دا پکڑ دامن منتے ہووی سبب رہائیاں دا!
کاملِ پیر نکھیڑواں جگ وچوں راہبر راہ توں بھلیاں راہیاں دا
گنج بخش والا ڈلا بتے مناں من ہووے دور آزار گناہیاں دا
برقؔ پیر دے پیر چم فضل احمدؔ لہسی دلے توں داغ سیاہیاں دا

ت

تک گنج بخش دا واسطائی برقؔ پیر سن میریاں زاریاں نوں
ہجر ماریاں دکھ تھکیں ہاریاں نوں باہوں پکڑ لے بے مہاریاں نوں
دیہ داد تے سنیں فریاد میری جھب کٹیاں ہجر بیماریاں نوں
فضلؔ برقؔ دے عشق بتیاب کیتا جھلاں پئی مصیبتاں بھاریاں نوں

*

ث

ثمر نوشاہیاں دے شجر والا جدوں چکھیا لذتاں آئیاں نے!
ہر اک شاخ اتے لگے پھل واہ وا باساں سوہنیاں جنہاں دھمایاں نے
برقؔ پیر دی عجب تاثیر ڈٹھی لیا ویکھ ازما خدائیاں نے!
ہون مشکلاں حل مت فضلؔ احمد تاں ہیں لکھیاں برقؔ سنگ لائیاں نے

ج

جان تسے ماں میں وار دیواں برقؔ پیر دی ہک نگاہ اتوں
ہر قسم دے فیض اٹھان طالب میرے پیر دی عالی درگاہ اتوں
بحر فقر دے وگدے رہن ہردم سوہنے یار دے فیض گاہ اتوں
سر سجدیوں چائیں نہ فضلؔ احمد گھول جنڈڑی پشت پناہ اتوں

ح

حق دا راہ وکھائے ہادی تا لے راز توحید سمجھا دیوے!
لطف کرم بخشیں جے ہک بھوک بارے بلدا دوئی دا دیوا بجھا دیوے
گنج بخش دا برقؔ نوں گنج ملیا پل وچہ ستھرا قلب جگا دیوے
کرے زاریاں توں بھی فضلؔ احمد متے تیری بھی تار وجا دیوے

خ

خوشی نصیب وچہ تاں ہووے پیر برقؔ دی نظر منظور ہووال
کرے نال نگاہ دے صاف مینوں ہر گھڑی میں وچہ حضور ہووال

نوشہ پیر دے نام دا جام دیوے پیکے مست ہیں واہنگ منصور ہوواں
اُسدے دَر دا سگ ہو فضل احمد پاوے خیر تے شاد مسرور ہوواں

د

درد تیرے ڈاہڈا تنگ کیتا نہ کر سوہنیاں ہور حیران مینوں
صدقہ بحرِ علومؒ دے برق پیرا! بخشیں فقر نوشاہی دا دان مینوں
ظالم نفس نے حرص دے قلعے اندر کیتا پکڑ کے تے پریشان مینوں
آون پیر بغداد دے فضل احمد ایس قید تھیں آن چھڑان مینوں

ذ

ذکر نت پیر دے نام والا پئی میری زبان پکار دی اے!
ایس عشق دے خونی گرداب اندر کشتی پھسی آ کے اوگنہار دی اے
کر کے کرم دی نظر لگا بنے رکھی آس ہیں تیرے دربار دی اے
رکھیں کوئی وسواس نہ فضل احمد نظر کیمیا برق سرکار دی اے

ر

رونقاں دِل نوں لگدیاں نہیں، بستی دِلے دی ہجر برباد کیتی!
میرے جیہیاں کمینیاں گندیاں دی برق پیر نے جھوک آباد کیتی
واہنگ برق دے پہنچ توں برق پیرا آہاں ہیں مدھ اگے فریاد کیتی
بُلبُل رُوح دی تڑپدی فضل احمد قیدی قفس وچہ نفس صیاد کیتی

ز

زاریاں کراں دن رات پیرا سُنی عرض میری کن لا کے تے
نوشہ پیر دا پکڑ وسیلڑا ہیں آئیاں گلیو چہ پلڑا پا کے تے!
الامداد سید بوالکمال میری دُکھاں وچہ نہ مار ترسا کے تے!
لاج فضل دی رکھیاں برق پیرا اُڈ گا در سرکار دے آ کے تے

س

سپّ مارو کالا عشق والا نِت ڈنگ تے ڈنگ پیا مار دا اے
تیرے ہتھ تریاق اس زہر دا اے عاجز رو رو کھلا پکار دا اے
تیری دید چن عید تھیں ودھ مینوں آویں سوہنیاں شوق دیدار دا اے
نوشہ پیر دے لاڈلے برق پیرا حال ویکھ آ فضل دُکھیار دا اے

ش

شرم اندر سینے ورم ہویا کر کے کرم تے کریں علاج میرا
مرشد حیدری بھتیں بخشیں جام مینوں باندی ہیں تیری توں سرتاج میرا
سوہنے رنگ نوشاہی وچہ رنگ مینوں اگے رنگیا عیباں وچہ داج میرا
برق برق پئی کوکدی فضل نتی ایہو جگ اُتے کم کاج میرا

ص

صبر قرار فرار ہویا رہیا مُول نہ چین قرار اندر
تیرے ہجر نے لباں تے جان آندی ملیا فائدہ ایہو پیار اندر

سیّد پیر برقؔ یُوالکمال! تیں بن کوئی سنگ نہ ایس دربار اندر
ساقی عشق دا ٹھل شریف رہندا چل چلئے فضلؔ دربار اندر

ض

ضرب پریم دی لا کے تے پھیر پچُھیا نہ عاشق زار تائیں
واہ وے بے پرواہ دلدار میرا پرت ویکھیوس نہ بیمار تائیں
پیر برقؔ غلام رسول سیّدا! باہوں پکڑیاں آن منجدھار تائیں
رُڑھیا بحرِ گناہ وچہ فضلؔ احمد بنّے آ لایاں اوگنہار تائیں!

ط

طلب تیری میرے قلب اندر کوئی کم نہ دِلے نوں بھاوندا ئے
چور لٹّدا زور بھتیں گھیر میرا کسے وقت نہ قدم ہٹاوندا ئے
اِس نوں روک میں داریاں برقؔ تینتھوں ہویاں مدتاں پیاستاوندا ئے
اندر جسد دے چور دا ہووے ڈیرا فضلؔ اُنہاں نوں چین کد آوندا اے

ظ

ظاہرا ہجر دے زخم سینے مرہم ہتھ تیرے برقؔ لا جلدی
عشق بال موا ترڑا لا دِتّا پانی وصل والا برقؔ پا جلدی
غنچہ دلیدا خزاں برباد کیتا جھولا کرم دا برقؔ جھولا جلدی
نوشہ پیر دے واسطے فضلؔ والی جھوک اُجڑی برقؔ وسا جلدی

*

ع

عشق تیرا کھاوے جگر میرا پیوے خون میرا ہور گل کوئی نہیں
تیری تاہنگ لائی سینے ساتگ مینوں چاہڑ کا تنگ تے تجھی دا ول کوئی نہیں
تیرے نال وچہ جنگلاں گزر کرساں مینوں چاہی دا رنگ محل کوئی نہیں
برقؔ آ تے نہ ترسا مینوں فضلؔ وصل بن دکھاندا اَحل کوئی نہیں

غ

غرق کیتا بحرِ ہجر اندر تیرے عشق نے چاہڑ طوفان میرا
گلی گلی اندر پھراں وین کردی ہوئی نیم بسمل میری جان بیرا!
مولا مشکل کشاء دا واسطائی گل لا آکے مہربان پیرا
تلیاں تَل کے فضلؔ پچھتا رہیاں سخت دکھیاں اکھیاں لان پیرا

ف

فکر اندیشڑے آن لگے پائے فرقتاں سخت زنجیر مینوں
دسّاں گل کھڑی ہوئے سل سینے عشق برقؔ دے کیتا اسیر مینوں
نہ سی سار جے یار وسار جاسی پئے لگسن غماں دے تیر مینوں
فضلؔ پلک دے وچہ نہال ہووں دیوے مدد جیکر برقؔ پیر مینوں

ق

قدم بوسی برقؔ پیر سندی ربّا! مینڈڑے کدوں کدوں نصیب ہووے
کراں بینتی پاک جناب اگے شالہ ملن دی گھڑی قریب ہووے

کیتا برق جی! ہجر تباہ مینوں بزم وصل دی جلد تقریب ہووے
ملیس والیا! ٹھل شریف دیا شاد کام ایہ فضل غریب ہووے

ک

کرم کریاں بوالکمال! میں تے تیرے بوہے تے کراں سوال بیٹھی
گیا نکل زبان ہتیس راگ دیپک بدن آپنا آپ میں جال بیٹھی
کھڑے ڈھب میں ٹھل شریف پہنچا پئی دیوچ کراں خیال بیٹھی!
برق ناہنگ تیری سینے سانگ لائی پاواں ادفیاں پئی بیحال بیٹھی

ل

لاکے اکھیاں نال تیرے جھکی سرے تے پنڈ پیار والی!
کوئی کمی نہیں بھرے نے گنج اتھے سنی صفت نوشاہی دربار والی
برق پیر میں بھلانوں ہتھ پاواں آوے ہتھ میرے ڈالی خار والی
باندی میں سید بوالکمال! تیری لیویں سار آ فضل دکھیار والی

م

مرض لگی تیرے عشق والی آوے سمجھ نہ بڑی حیران ہوئیاں
دن رین نہ چین دانا کوئی دکھیں اجڑیاں سخت ویران ہوئیاں
کلی کھلی نہ آس امید والی برق پیر باہجھوں تنوں جہان ہوئیاں
فضل پہنچ امداد داویڑائی تیرے بناں ڈاہڈی پریشان ہوئیاں

*

ن

نظر کر شاہ خوبان میں دل تیرے بوہے تے ہو کے فقیر بیٹھی
کوئی واہ دوا نہ باہجھ تیرے سوچاں سوچدی نت دلگیر بیٹھی
پائی عشق صیاد نے آن پھاہی وچ قفس دے روواں اسیر بیٹھی
برق برق پکار دی فضل ہر دم تیری سامنے رکھ تصویر بیٹھی

و

وقت مرید تے دکھ والا بخشیں سکھ مینوں تیرا بھلا ہووے
تیری کربار سائیاں چن عید والا دسیں مکھ مینوں تیرا بھلا ہووے
کیڑا غم اندا ہڈاں نوں کھائی جاندا داگوں رکھ مینوں تیرا بھلا ہووے
فضل کرے پکار پکار اچی لاویں دکھ مینوں تیرا بھلا ہووے

ہ

ہار کے من لئی ہار رسائیاں تیرے عشق اگے نہ میں بول سکی
تیرے کوچے وچ جان فدا کرساں جند رولساں جے میں رول سکی
اگے عشق دا لکھاں پیار کر گئے پورا تولساں جے میں تول سکی
برق تیری نگاہ نہیں پار ہوئیاں فضل دکھ کھولے جو میں کھول سکی

لا

لائیاں سن سکھیں وسنے نوں پئے برق جی الٹے جنجال آ کے
کدے پہنچ لوڑ پر عثمان اندر ویکھیں میں مسکین دا حال آ کے

جگر پار ریا شاہ زخم دیا! دسیں جھب ہن پاک جمال آ کے
فضل تڑف رہیاں تیرے ہجر اندر دیویں بھا برق بو الکمال آ کے

ع

آ ہن غماں دا بن صابن لا کے تیر سینے مینوں چھوڑ نہ جا
سوہنی وانگ آ چڑھی ہے کانگ سر تے مینوں بحر فراق وچہ روڑھ نہ جا
سخی گھر تے سخی دربار تیرا میری لگی پریت توں تروڑ نہ جا
فضل لائیاں توڑ نباہ دیویں برق سوہنیاں مکھ ہن موڑ نہ جا

ی

یار دا وصل نصیب ہویا سوہناں لائیا ندی لجپال آیا
سیّو اج مبارکاں دیو مینوں میرا پیر برقِ بو الکمال آیا
پی کے جام وصال نہال ہوساں ساقی عشق دے مٹ اچھال آیا
فضل شکر دے کیتے ہزار سجدے نوشہ پیر دا لاڈلا لال آیا

ی

یار کی آپنا پتہ لکھاں کیتا عشق نے خانہ خراب میرا
کراں گذر ٹوپے عثمان اندر ضلع ہے گجرات پنجاب میرا
ہیسکر والی ہے اسا ندا ڈاک خانہ جتھوں پہنچدا خط شتاب میرا
فضل کھاریاں ہے تحصیل میری تھانہ ڈنگہ ایہ پتہ جناب میرا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

باراں ماہ نوشاہی

چیتر

چیتر چت اللہ دل لائیں دُنیا کوڑ پسارے!
دل تیرے دیاں دل وچہ رہسن وجسن کوچ نقارے!
پڑھیں درود نبی سرور تے تاں ملسن چھٹکارے ؏
آل اصحاب اتے صلوآتاں فضل پڑھیں لکھوارے

وساکھ

چڑھے وساکھ وسار نہ دیویں یاد خداوند عالی!
اُڈ جاوے گا بھور بے چارا پنجرا رہسی خالی
پھڑلے پلہ پیر کامل دا سدھا راہ دسالی
راہبر باہجھوں جہات نہ ہوندی فضل پیارے والی

جیٹھ

جیٹھ جوانی ایہ مستانی نہ کر اس دا مانان
چار دہاڑے واسا اِتھے اوڑک گور ٹھکاناں!
مرشد پاک وسیلہ پھڑلے جس تے بنتے لاناں!
کہہ فضل بن مرشد اُتھے کم [illegible] کسے نہ آناں

ہاڑ

ہاڑ ہاڑا کر مُرشدا اگے چھڈ دیہ تے جھیڑے!
بیعت ہو جاویں نوشاہیاں دی ہو سن تُرت نبیڑے!
ٹھل شریف فقر دا چشمہ ویکھیں ہو کے نیڑے
حق باطل دے فضلؔ احمد سب کرسی برقؔ نکھیڑے

ساون

ساون سار لوے گا تیری ہرگز نہ گھبرائیں
پیر غلام رسول برقؔ توں تن مَن گھول گھمائیں
ڈُبیاں تارے نال اشارے ہے طاقت اُس تائیں
فضلؔ احمد پھڑ قدم برقؔ دے مقصد سارے پائیں

بھادوں

بھادوں بھاگ جنہاں دے چنگے پیر برقؔ سنگ رلیاں
گاون گیت پریت لگی دے ہتھ بنّ اگے کھلیاں
گھول گھماون صدقے جاون ادبوں چُمن تلیاں!
ہے فضلؔ در پیر برقؔ دے ہو منگتی میں چلیاں

اسوں

اسوں آس کرے رب پوری پیر برقؔ دے در تھیں
سودا دین دنی دا ملدا نوشاہیاں دے گھر تھیں

جو کجھ پیر برقؔ ورتاوے اوہ شے ملے نہ زر تھیں
فضلؔ احمدا یہ صفت سجن دی ہو نہ سکدی ہر تھیں!

کتک

کتک کرو تیاری سیتو چک سواری چلئے
پیر غلام رسول برقؔ دا چل کے بُوہا ملئے!
ملے خلاصی روز حشر نوں نوشاہیاں سنگ رلئے
فضلؔ بپار عشق دے اندر جو آوے سر جھلئے

مگھر

مگھر مَن وچ خوشیاں ہوون جے اج پیر بلاوے
نوشہ دے میخانے وچوں پُر کر جام پلاوے
پی کے جام ہوواں مستانہ سب عقدہ کھُل جاوے
پیر برقؔ بن فضلؔ احمد نوں چین نہ ہرگز آوے

پوہ

پوہ پریت برقؔ سنگ لگی رب پوچایاں آساں
توڑے دُنیا کافر آکھے مکھ نہ مول بھواساں!
اُس نوشاہی ماہی والے گیت ہمیشہ گاساں
فضلؔ نہ مڑساں پیر برقؔ توں لگیاں توڑ نبھاساں

*

مانگھ

مانگھ مُراداں پُوریاں ہووَن پیر برقؔ سنگ رلیاں
خالی مول نہ آسیں ہرگز در اُس دے تے کھلیاں
کیوں دلگیر کریں توں سوچاں پتہ لگے گا چلیاں
فضلؔ بنالے ساتھی کوئی نہ ٹُر ہک اکلیاں

پھگن

پھگن پھیر سن ہور بہاراں جاسی خزاں نمانی
جس دن کول بلاسی مینوں پیر برقؔ لاثانی!
سُکّی کھیتی سبز کرے گا پا وصل دا پانی؛
فضلؔ ہووے گا فضل عاجزؔ تے ہوسی دُور حیرانی

*

اشعار متفرقہ از نتیجۂ طبع میاں احمدؔ علی نقشبندی نمبردار آف ٹوپہ عثمان ضلع گجرات

ب

بال کے شمع عرفان والی برقؔ پیر نے چاننان لایائی!
چشمہ فقر دا ٹھِل شریف اندر دُنیا آن کے فیض اٹھایائی
ہیں بھی نال نصیب دے سنے خاںؔ شے درشن جا حضور دا پایائی
احمدؔ فقر دے گنج ورتاونے نوں برقؔ پیر دُنیا اُتے آیائی

ج

جگ اُتے برقؔ فیض کھولے آ کے منکراں سیس نوایائی
کئی لا علاج بیمار جنہاں اُتھے جا کے فائدہ پایائی
جاری فیض سیّد بُوالکمال دا اے مولیٰ مہر دے نال ملایائی
نقشبنداں دی بندوں آزاد کر کے احمدؔ علی تے کرم کمایائی

د

ویکھ لے جسنوں خواہش ہووے وچہ ٹھل شریف دے جا بھائی
جس نہیں ڈٹھا اوہ بھی جا ویکھو کئی لوک آئے درشن پا بھائی
ٹھِل وانگ کعبے مینوں نظر آوے جتھے فیض دے ہین دریا بھائی
احمدؔ علی جے نیک دلیل ہووے ہو جاوسی قلب صفا بھائی

۷۰۔ فقہی مسائل
۷۱۔ فتاویٰ برقیہ
۷۲۔ سیّد الشہداء
۷۳۔ فقر نامہ
۷۴۔ شرح صد سی مسئلہ
۷۵۔ فضائل اہل بیت
۷۶۔ فضائل صحابہ
۷۷۔ اصحاب صفّہ
۷۸۔ رموز معرفت
۷۹۔ تذکرہ شاہ محمد غوث میں ساہنپالی روائیتیں۔
۸۰۔ ہشتاد مسائل
۸۱۔ ہفت اولیاء
۸۲۔ مناظرہ چک سواری
۸۳۔ شیلوخ ہسپتال میں چند روز
۸۴۔ تحائف نوشاہیہ حصّہ اوّل
۸۵۔ زمزمہ نوشاہی
۸۶۔ تحائف نوشاہیہ حصّہ دوم
۸۷۔ ینابیع الاحسان
۸۸۔ نعت نوشاہی
۸۹۔ سی حرفی فیض نوشاہی
۹۰۔ سی حرفی فانی دنیا
۹۱۔ سی حرفی سخی شاہ سلیمان نوری
۹۲۔ تحفہ نوشاہی
۹۳۔ گلستان نوشاہی
۹۴۔ سی حرفی آزاد کشمیر
۹۵۔ سی حرفی عرفان نوشاہی
۹۶۔ سی حرفی شاہ نوشاب
۹۷۔ سی حرفی نوشہ گنج بخش
۹۸۔ باراں ماہ برقیہ
۹۹۔ ہیر رانجھا
۱۰۰۔ مرزا صاحباں
۱۰۱۔ بین بادشاہ زادی
۱۰۲۔ باغ بہار
۱۰۳۔ حزب قلندر
۱۰۴۔ باغ نوشاہی
۱۰۵۔ سوہنی مہینوال
۱۰۶۔ حقائق المعارف

سلسلہ اشاعتِ کتب نوشاہیہ نمبر(۱)

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْہِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ قرآن مجید

ابوالائمہ والسادات، حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ اور ان کی اولاد کے
فضائل و مناقب پر ایک تحقیقی رسالہ

موسوم بہ

سیادت اہل بیت

از

سیّد ابوالکمال برقؔ نوشاہی

النّاشر
مولوی لیاقت حسین نوشاہی
ناظم شعبہ نشر و اشاعت بزم نوشاہی بریڈفورڈ ۸، ویسٹ یارکشائر
انگلینڈ

بار اوّل ——— تعداد ایک ہزار ——— تاریخ اشاعت جنوری ۱۹۸۳ء

نام کتاب ——— سیادت اہل بیت

مصنف ——— پیر سید ابوالکمال برق نوشاہی

تعداد ——— ایک ہزار

کاتب ——— خالد بشیر کیلانی

بار اول ———

مطبع ———

قیمت ———

ناشر ——— ناظم شعبہ نشر واشاعت بزم نوشاہی بریڈفورڈ انگلینڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابوالائمہ والسادات مولی الکائنات امام المشارق والمغارب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فضائل ومناقب

١- إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ (قرآن مجید سورۂ احزاب) صدر الافاضل حکیم الامت سید محمد نعیم الدین قدس سرہ مراد آبادی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"اس آیت سے اہلبیت کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور اہلبیت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات اور حضرت خاتونِ جنت فاطمہ زہرا اور علی المرتضیٰ اور حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب داخل ہیں۔"

(حاشیہ ترجمہ اعلیحضرت بریلوی ص ٦٧٣)

٢- عن عائشة خرج النبي صلى الله عليه وسلم غداة وعليه مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن بن علي فادخله ثم جاء الحسين فادخل معه ثم جاءت فاطمة فادخلها ثم جاء علي فادخله ثم قال انما يريد الله الخ (مسلم شریف)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ باہر نکلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح میں اس حال میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک کملی ہوی

نقشدار سیاہ بالوں سے پس آئے حسن بن علی پس داخل کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کو کملی میں۔ پھر آئے امام حسین پس داخل کیا امام حسین ساتھ امام حسن کے پھر آئیں فاطمہ پس داخل کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ کو پھر آئے علی پس داخل کیا اُن کو پھر پڑھی یہ آیت نہیں چاہتا ہے اللہ تعالےٰ مگر یہ کہ دُور کرے تم سے گناہوں کی پلیدی اے اہلبیت نبوّت اور پاک کرے تم کو پاک کرنا۔"

(ترجمہ از مظاہر حق تتمہ جلد چہارم ص ۱۴۲)

۳۔ عن ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حلل علی الحسن والحسین وعلی وفاطمہ کساء وقال اللھم ھولاء اھل بیتی۔ (رواہ مسلم ومشکوٰۃ)

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے حسن، حسین، علی اور فاطمۃ زہرا، رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر چادر ڈالی اور فرمایا اے خدا یہ میرے اہلبیت ہیں۔"

۴۔ حضرت علی مرتضیٰ اہلبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہیں ملاحظہ ہو۔

(تحفۃ الاخبار، قول امام مالک مندرجہ ارجح المطالب، قول زید بن ارقم مندرجہ ارجح المطالب، شرح صحیح مسلم، انواع بارک اللہ ص ۲۹۰، کتاب الاسلام ص ۳۰۸ تفسیر کبیر، تفسیر خازن، تفسیر مدارک، مطالب السئول، حاشیہ شرح جامی، کلیات ملخصاً۔

۵۔ حضرت علی سید اہلبیت ہیں۔

(ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنز العمال جلد ۶ ص ۱۵۳)

۶۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سیّد المومنین، سیّد فی الدنیا والآخرۃ اور سیّد اہل الجنّۃ ہیں ملاحظہ ہو:

کتاب الاستیعاب للابن حجر مکّی، ابن ماجہ، صواعق محرقہ ص ۳۱۰، منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند امام احمد جلد ۵ ص ۱۹۲، مودۃ القربیٰ، دیلمی، ابن عساکر، حاکم تفسیر علّامہ ابوسعود ودیگر کتب حدیث ملخصاً)۔"

۷۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد کو پاک و ہند میں سیّد عرب، مصر اور بغداد میں شریف کہا جاتا ہے۔ علّامہ جلال الدین سیّوطی لکھتے ہیں:

ولاشك ان المصطلح القدیم اولی وھو اطلاقه (اسم الشریف) علی کل علوی الخ

اور اس میں شک نہیں کہ قدیم اصطلاح بہتر ہے اور وہ یہ کہ لقب الشریف (سیّد) کا اطلاق ہر علوی پر ہوتا ہے۔

(الحاوی للفتاوی ص ۳۲)

۸۔ علّامہ ابن حجر عسقلانی متوفی ۷۴۸ھ لکھتے ہیں:

مِصر میں ہر علوی کو شریف (سیّد) کہتے ہیں۔" (ملخصاً ترجمہ کتاب الالقاب)

۹۔ حضرت علّامہ علاؤالدین سمرقندی حنفی لکھتے ہیں:

حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سیّد ہیں۔ اور اُن کی تمام اولاد سیّد ہے۔" (تحفۃ الفقہاء ملخصاً)

۱۰۔ علّامہ ابن حجر مکّی لکھتے ہیں:

واعلم ان اسم الشریف کان یطلق فی الصدر الاول علی من کان من اھل البیت ولو عباسیاً او عقیلیاً۔ (فتاوی حدیثیہ)

جان لو کہ شریف (سید) کا اطلاق شروع میں اُن پر ہوتا تھا جو اہلبیت سے تھے خواہ وہ عباسی ہوتے یا عقیلی۔" (فتاویٰ حدیثیہ)

۱۱۔ اعلیحضرت بریلوی فرماتے ہیں؛

تمام بنی ہاشم سید ہیں۔" (تجلی المشکوٰۃ ص ۲۲ مطبوعہ ایورگرین پریس ص ۸ ملخصاً)

۱۲۔ حضرت مولانا علامہ مفتی محمد اعجاز ولی خاں بریلوی رضوی لکھتے ہیں؛

علوی سید ہیں۔" (لوامع البرکات ص ۲۷ س ۷)

۱۳۔ علامہ محمد شاہد بن علامہ محمد صالح حنفی شمائل بیہقی کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

تمام بنو ہاشم سید ہیں۔" (زاد اللبیب فی سفر الحبیب خطی مکتوبہ ۱۲۴۷ھ)

۱۴۔ اعلیحضرت بریلوی فرماتے ہیں:

بنو عبدالمطلب سید ہیں۔" (مجموعہ رسائل اعلیحضرت ص ۵۱ ملخصاً)

۱۵۔ ملا معین الدین ہروی لکھتے ہیں؛

تمام اہلبیت سید ہیں۔" (ملخصاً معارج النبوۃ ص ۵۶۳)

۱۶۔ مولوی غیاث الدین لکھتے ہیں؛

سادات دو قسم کے ہیں۔ ایک بنی فاطمہ اور دوسرے اولادِ علی جو دوسری بیویوں سے ہے۔" (بہار باراں ص ۱۲۸)

۱۷۔ مولوی نورالدین نقشبندی لکھتے ہیں؛

سادات مرتضوی وہ کہلاتے ہیں جو حضرت علی کی اولاد ہیں۔ سوائے بطن اطہر حضرت فاطمہ کے۔"

(زاد الاعوان ص ۷۳)

۱۸۔ علوی سید ہیں۔"

(راجپوت گوتیں ص ۲۷۱، مرآۃ الانساب ص ۱۲، زاد الاعوان ص ۱۰، سلطان الاذکار ص ۱۳۶، خیر منکھ ص ۳، موج نور ص ۴۱)

۱۹۔ سادات سے مراد اولادِ علی ہے۔"

(کتاب الاسلام ص ۹۱۲)

۲۰۔ حضرت علی کی باقی اولاد باقی بیبیوں سے سید علوی کہلائے۔"

(رسومِ ہند باب پنجم)

۲۱۔ ڈاکٹر ظہور الحسن شارب لکھتے ہیں؛

حضرت شاہ نیاز احمد بریلوی والد کی طرف سے علوی سید ہیں۔ اور والدہ کی طرف سے حسینی رضوی ہیں۔" (خمخانہ تصوف ص ۵۳۰)

۲۲۔ مولوی عبدالشکور فاروقی لکھنوی لکھتے ہیں:

علوی سید ہیں۔" (ملخصاً علم الفقہ ص ۴۹۶ جلد چہارم)

۲۳۔ مولوی فیروز الدین لکھتے ہیں؛

علوی وہ سید ہیں جو حضرت علی علیہ السلام کی اولاد تو ہو لیکن حضرت فاطمۃ الزہرا علیہا السلام کے بطن سے نہ ہو۔" (فیروز اللغات فارسی حصہ دوئم ص ۱۵۱)

۲۴۔ سید تصدق حسین لکھتے ہیں؛

علوی وہ سید ہیں جو اولاد علی مرتضیٰ سے ہو۔ سوائے بطن اطہر فاطمہ علیہا السلام کے۔"

(لغات کشوری ص ۳۲۲)

۲۵۔ علوی وہ سید جو اولاد علی مرتضیٰ سے ہو۔" (کریم اللغات ص ۱۵۰)

۲۶۔ علوی وہ سادات جو حضرت علی کی اولاد ہوں۔ مگر بی بی فاطمہ کے بطن سے نہ ہوں۔"

(اکرم اللغات ص ۲۰۸ س ۳)

۲۷۔ ڈاکٹر ظہور الحسن شارب ایم اے، ایل ایل بی، پی ایچ ڈی لکھتے ہیں:

"سید شمس الدین ترک چشتی خلیفہ حضرت فرید الدین گنج شکر چشتی، سید احمد، سید عبدالمومن، سید عبدالملک اور سید سیف الدین علوی سید تھے۔ اور اور محمد بن حنفیہ کی اولاد تھے۔"

(جدید تذکرہ اولیائے ہند و پاکستان ص ۱۲۳، ۱۲۴، ملخصاً)

۲۸۔ دیوبندی مکتبِ فکر کے علماء بھی علویوں کی سیادت کے معترف ہیں ملاحظہ ہو۔

مفتی عزیز الرحمٰن دیو بندی لکھتے ہیں:

"سید جمال الدین محمد، سید غلام حیدر، سید کمال الدین محمد، سید علی محمد اور سید غوث محمد علوی سید ہیں۔" (تذکرہ مشائخ دیو بند ص ۳۹)

۲۹۔ شیعہ حضرات کے نزدیک بھی سید ہیں ملاحظہ ہو۔

شیعہ کے مجتہد سید ناصر حسین لکھتے ہیں:

جو لوگ اولاد حضرت امیر علیہ السلام ہیں۔ بسلسلہ پدری وہ سید ہیں۔"

(ماہنامہ الحافظ جلد ۱۰ شمارہ ۲ جون ۱۹۳۵ء)

نوٹ:۔ یہ فتویٰ مشہور شیعہ مجتہد سید علی الحائری لاہوری کا مصدقہ ہے۔

۳۰۔ سید نجم الحسن کراروی لکھتے ہیں:

حضرت عباس علمدار کی اولاد کو سید علوی کہنا چاہیئے۔"

(ذکر العباس ص ۳۴)

۳۱۔ مولوی سید ظفر الحسن لکھتے ہیں:

امیر المومنین علی علیہ السلام کی تمام اولاد سادات ہیں۔ ان کو علوی سید کہتے ہیں۔"

(ماہنامہ نور مراد آباد جولائی ۱۹۴۷ء ص ۸)

۳۲۔ علوی سید ہیں۔"

(توضیح الدلائل، طبقات الانوار، خم غدیر، تحفۃ العوام، ثبوت خلافت حصہ اول ص ۳۹۲، لجام الافہام ص ۵، محاضرات، ذبح عظیم ملخصاً)

۳۳۔ نواب امداد امام لکھتے ہیں:

حضرت علی کی اولاد جو بطن حضرت سیدہ علیہا السلام سے نہیں ہے وہ بھی سید کہلاتی ہے۔ وہ سادات جو غیر بنی فاطمہ ہیں۔ انہیں سادات علوی کہتے ہیں۔"

(مصباح الظلم)

۳۴۔ مشہور شیعہ نساب سید جمال الدین احمد کرمانی المتوفی ۸۲۸ھ ابو احمد محمد بن احمد (جو حضرت عمر اطرف بن علی مرتضیٰ کی اولاد ہیں) سے متعلق لکھتے ہیں:

ابو احمد محمد بن احمد المذکور کان سیداً۔ (عمدۃ الطالب ص ۳۶۰)

یعنی ابو احمد محمد بن احمد علوی جن کا ذکر کیا گیا ہے سید ہیں۔"

۳۵۔ ابو محمد علوی اور موسیٰ علوی سید ہیں۔"

(عمدۃ الطالب ص ۳۶۱، ۳۴۸)

۳۶۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ اور ان کی اولاد آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں شامل ہیں:

عن شہر بن جوشب عن ام سلمۃ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لفاطمۃ ائتنی بزوجك وابنيك فجاءت بهم فالقی علیهم رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کساء ثم قال اللہم ھؤلاء آل محمد (اخرجہ البیہقی)

شہر بن حوشب ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب فاطمہ سے کہا اپنے خاوند اور دونوں بیٹوں کو ہمارے پاس لے آؤ جب وہ اپنے ہمراہ لائیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن پر اپنی چادر ڈالی اور فرمایا اے پروردگار یہ آلِ محمد ہے۔"

٣٧۔ عن عبد المطلب بن ربیعۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذہ الصدقات انما ھی اوساخ الناس وانما لا تحل لمحمد ولا لآل محمد۔

حضرت عبد المطلب بن ربیعہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تحقیق یہ صدقات لوگوں کی میل ہیں۔ یہ محمد اور آل محمد کے لیے حلال نہیں۔"

٣٨۔ تمام کتب فقہ میں یہ عبارت بالفاظ مختلفہ موجود ہے:

ولا یدفع الی بنی ھاشم وھم آل علی وآل عباس وآل جعفر وآل عقیل وآل حارث

(ہدایہ، کنز الدقائق، شرح وقایہ ص ٢٩٠، قدوری ص ٥٤)

یعنی جن پر صدقہ حلال نہیں وہ علی، عباس، جعفر، عقیل اور حارث بن مطلب کی اولاد ہے۔" (خلاصہ ومفہوم)

٣٩۔ ان آلہ صلی اللہ علیہ وسلم ھم بنو ھاشم وبنو عبد المطلب وبہ قال بعض المالکیۃ وقال ابو حنیفۃ ومالک ھم بنو ھاشم خاصۃ۔ (شرح صحیح مسلم)

تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل بنوہاشم اور بنو عبد المطلب ہیں اور

بعض مالکیوں نے بھی یہی کہا ہے اور امام ابو حنیفہ اور مالک نے کہا ہے کہ وہ صرف بنی ہاشم ہیں۔"

٤٠۔ مشہور نحوی عالم علامہ عبد الغفور لکھتے ہیں:

آل وھو جمع فی المعنی وفرد فی اللفظ یطلق بالاشتراک اللفظی علی ثلاثۃ معان احدھا الجند والاتباع نحو آل فرعون والثانی النفس نحو آل موسیٰ وآل ھارون وآل نوح والثالث اھل البیت خاصۃ نحو آل محمد مخصوص بمستحقی خمس الخمس الذین حرمت علیھم الصدقۃ وھم بنو ھاشم فقط عند الامام الاعظم ابی حنیفۃ واھل بیت النبی فاطمۃ وعلی والحسن والحسین رضی اللہ عنہم لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم القی علیھم الکساء وقال ھؤلاء اھل بیتی والمتبادر الی الذھن عند الاطلاق ھم ازواجہ وآل النبی جھۃ النسب اولاد علی وعقیل وجعفر والعباس

لفظ آل معنی میں جمع اور لفظ میں مفرد ہے۔ اشتراک لفظی کے ساتھ اس کا اطلاق تین معنوں میں ہوتا ہے۔ اوّل لشکر اور اتباع جیسے آلِ فرعون۔ دوسرا معنی آل کا نفس ذات ہے جیسے آلِ موسیٰ، آلِ ہارون اور آلِ نوح۔ تیسرا معنی آل کا اہلبیت خاصہ جیسے آلِ محمد (اور بے شک احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں) کہ لفظ آل مستحقین خمس کے لیے مخصوص ہے۔ جن پر صدقہ حرام ہے اور وہ صرف بنو ہاشم ہیں۔ اور یہ قول امام اعظم ابو حنیفہ کا ہے۔ اور اہل بیت بنی فاطمہ، علی، حسن، حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر چادر ڈال کر فرمایا کہ:

"یہ میرے اہلبیت ہیں۔"

اور لفظ اہلبیت کے اطلاق کے وقت سب سے پہلے یہ معنی ذہن میں آتا ہے کہ ازواج بھی اس میں شامل ہیں۔ آلِ نبی نسب کے اعتبار سے علی، عقیل، جعفر اور عباس کی اولاد ہے۔"

(کذا فی درایۃ النحو و حاشیہ علامہ حسام الدین)

۴۱۔ آلِ محمد سے مراد اولاد علی ہے۔"

(کتاب الاسلام ص ۶۱۲)

۴۲۔ شیعہ حضرات کے نزدیک بھی آلِ محمد سے مراد بنو ہاشم ہیں۔"

(ملخصاً ثبوت خلافت)

۴۳۔ عترت اور ذوی القربیٰ سے بھی اہلبیت اطہار مراد ہیں۔ ابو الحسن علی بن احمد الواحدی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ جب آیۂ مودت نازل ہوئی تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ!

من قرابتك هولاء الذين وجبت علينا مودتهم قال علی و فاطمة و ابناهما

(اخرجه احمد و ابن حاتم والطبرانی والحاکم والدیلمی والثعلبی)

وہ کون لوگ ہیں جن کی مودت کو خدا تعالےٰ نے ہم پر واجب کیا ہے تو آپ نے فرمایا وہ علی، فاطمہ اور اُن کے دونوں بیٹے ہیں۔"

(مدارک و خازن)

۴۵۔ سادات کرام کی بعض مشہور شاخیں یہ ہیں:

ابو الحسین زید بن امام زین العابدین کی اولاد ان القاب سے ملقب ہے:

بنی طنک، بنی خالص، بنو امیر، بنو زبرج، بنو علق، بنو الابرار، بنو مریم، بنو الخطب،

بنو المقریٰ، بنو کزبر، بنو قنبلہ، بنو زین الشرف، بنو منقل، بنو ہیجا، بنی العذان، آل شیبان، بنو عقرون، بنو جکاجک۔"

(تاریخ الاقطاب ص ۳۷۹ روضۃ الشہداء)

عبد اللہ الباہر کی اولاد سے سادات بنو الغرتی اور کوکبیان شام، قم، مصر، اور رے میں آباد ہیں۔

حضرت حسین اصغر بن امام زین العابدین کی اولاد سادات بنو میمون، بنو الجوائی، بنو طقسط، بنو المحترق، اشتریون، بنو مکالنیہ، بنو عوام، بنو عجیبہ، بنو الصائم، بنو معلاج بنو ابی الغنائم، بنو احمد، بنو طبیق، بنو مکہ، بنو علون، بنو فوارس بنو عیلان، بنو الاعرج، بنو جلال، بنو شقائق، بنو خزعل، بنو مہنا، حاحدہ، جمامزہ عقیقیون، بنو الموسوس، منقدیون، آلِ عزنان، بنو الکرش، بنو النیل، بنو المفیرہ، اور بنو الغوطم ہیں۔"

(روضۃ الشہداء بحوالہ تاریخ الاقطاب ص ۳۸۰)

عمر والاشرف بن امام زین العابدین کی اولاد سے سادات شعرانیاں اور بنو زہران۔ اور علی اصغر بن امام زین العابدین کی اولاد سے سادات بنو افطس، بنو الشکران، بنو زنج بنو سمان، بنو زبرج، بنو زبارہ، بنو المحترق ثانی، بنو الاعز، بنو ابو الصلایا، اور بنو ابی نصر ہیں۔"

(تاریخ الاقطاب ص ۳۸۰)

ابو محمد اسمعیل اعرج کی اولاد سے بنو البغیض، بنو البزار، اور بنو التمام ہیں۔

(تاریخ الاقطاب ص ۳۸۰)

ان کے علاوہ سادات حسنی اور حسینی ان القاب سے بھی ملقب ہیں:

سادات بنو قتادہ، آلِ طاؤس، سیلقیون، بنو الملحوس، بنو الکشیش، بنو اشمز، بنو الارزق خندریس، بنو حمدان، آل ابی الضحاک، آلِ حسن، آل ندیم، سویقیون، آل ابی الحمد، احمدیون، بنی عمق، آل المطر، آلِ حمزہ، کرامیون، آلِ عرفہ، آلِ جماز، آل سلمہ، بنی السراج، قتائیکیون، بنو الحجازی، آلِ مضام، آلِ ابو الطیب وغیرہ"

(تاریخ الاقطاب ص ۳۷۵)

کتب انساب اور تاریخ سے ثابت ہے کہ سادات علویہ بنو ہارون، بنو صالح اور قطب شاہی کے لقب سے ملقب ہیں"

(تاریخ کوہستان عربی)

۴۵۔ سادات کے بعض خاندان میاں صاحب کے لقب سے بھی ملقب ہیں۔ اور یہ بات اُن کی سیادت کے منافی نہیں ہے۔ اعلیحضرت بریلوی لکھتے ہیں:

سیّد ابو الحسین احمد، سیّد مہدی حسن، سیّد شاہ احمد اشرف کچھوچھوی اور حافظ سیّد محمد کو میاں صاحب کہتے تھے"

(ملفوظات، نقار السلافہ، الطاری الداری)

کتبہ: سیّد ابو الکمال برق قادری نوشاہی دربار نوشاہی ڈوگہ شریف ضلع گجرات (پاکستان)

النّاشر

مرکزی بزمِ نوشاہیہ بریڈفورڈ ۸ ویسٹ پارک شائر برطانیہ

شجرہ شریف نوشاہی

حضرت نوشہ گنج بخش قدس سرہٗ کی یہ مختصر سوانح عمری تین بار شائع ہو چکی ہے اس میں حضرت مجدّد اعظم سے لے کر قطب الاقطاب حضرت سید چراغ محمد شاہ نوشاہی تک نوشاہی خاندان کے بزرگوں کے حالاتِ زندگی درج ہیں۔ حضرت نوشہ گنج بخش کے حالاتِ زندگی پر شجرہ شریف نوشاہی پہلی کتاب ہے جو نہایت صحت کے ساتھ طبع ہوئی تھی۔ اب اس کا چوتھا ایڈیشن نہایت خوبصورتی کے ساتھ زیرِ طباعت ہے۔

نوشہ گنج بخش

مجدّد اعظم حضرت نوشہ گنج بخش کے حالات حالاتِ زندگی پر کتاب "نوشہ گنج بخش" ایک مبسوط دستاویز ہے جو حال ہی میں طبع ہوئی ہے۔ سیّد ابو الکمال برق نوشاہی نے یہ کتاب لکھ کر وابستگانِ سلسلہ نوشاہیہ کی دیرینہ خواہش کو پورا کر دیا ہے۔

کتابت و طباعت دیدہ زیب ضخامت ۱۶۰ صفحات

قیمت مجلد پندرہ روپے

مسئلہ خلافت نوشاہیہ

اس رسالہ میں حضرت سیّد ابو الکمال برقؔ نوشاہی نے کتب سلسلہ اور خاندانی مخطوطات سے بیسیوں دلائل پیش کر کے ثابت کر دیا ہے کہ حضرت سیّد ہاشم شاہ دریا دل حضرت مجدّد اعظم سیّد نوشہ گنج بخش کے پہلے سجادہ نشین تھے اور جناب شریف احمد ساہنپالی نے خلافتِ ہاشمیہ کے خلاف اپنی کتاب اذکار نوشاہیہ میں جو فرضی حوالجات پیش کئے ہیں۔ حضرت مصنّف علّام نے اس کتاب میں ان کے پرخچے اڑا دیے ہیں۔

حضرت عباسؓ اور ان کی اولاد

اس رسالہ میں حضرت سیّد ابو الکمال برقؔ نوشاہی نے کتبِ تاریخ اور انساب سے ثابت کیا ہے کہ حضرت عباس علمدار بن حضرت علی المرتضےٰ کرم اللہ وجہہ کی اولاد ان کے فرزند ارجمند حضرت سیّد عبید اللہ مدنی کی نسل سے باقی ہے۔ مصنّف علّام نے اس سلسلہ میں ناقابلِ تردید دلائل فراہم کئے ہیں۔